

هَآ اِنَّ هُهِنَا لَعَلْمًا جَمًّا

یہاں علم کا ختم نہ ہونے والا ذخیرہ موجود ہے۔ کاش اس کے اٹھانے والے مل جاتے

امیر المؤمنین حضرت

علیؑ کے سو کلمات

ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ

(متوفی ۲۵۵ھ)

ترجمہ: حجیۃ الاسلام مولانا غلام حرسبیری

ناشر

مرکز افکار اسلامی پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے سو کلمات

مصنف: ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ (متوفی ۲۵۵ھ)

مترجم: حجۃ الاسلام مولانا غلام حر شبیری

ناشر: مرکز افکار اسلامی

اشاعت: اول، ربیع الاول 1442ھ (اکتوبر 2020)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ
الْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

نعمتِ خلقت کے بعد اللہ سبحانہ نے انسان کو قوتِ لفظ و بیان سے نوازا اور سورۃ رحمن میں ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾: ”اسی نے انسان کو بولنا سکھایا“ کہہ کر اس نعمت کی یاد دہانی کرائی۔ انسان کا مافی الضمیر سمجھانے کا دوسرا طریقہ تحریر ہے تو اللہ سبحانہ نے اس کی اہمیت بتانے کے لئے ﴿وَ الْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ﴾: ”قلم کی اور اُس کی جس سے وہ لکھتے ہیں“ کو آیت قرآن بنایا۔ یہ تحریر و تقریر انسان کو باقی مخلوقات سے بلند کرتی ہے۔

بیان و کتابت میں سب کو برابر نہیں بنایا۔ حضرت سلیمانؑ کے مختصر سے خط کو قرآن کی آیات بنا کر اس کی اہمیت روشن کی اور توحید کی دعوت کا ذریعہ قرار دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ﴿وَ اٰخِیْ هُوْنٌ هُوْ اَفْصَحُ

مِنْ لِسَانِنَا فَارْسَلْنَاهُ مَعِيَ رِذًا يُصَدِّقُنِي﴾: ” اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے لہذا اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے“ میں فصاحت کو نبوت کی مدد کا ذریعہ ظاہر کیا۔ قرآن کی اس خط و دعا سے جہاں فصاحت و بلاغت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے وہیں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اللہ کی اس عطا میں سب برابر نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عطائے الہی پر فخر کیا کہ ”أُعْطِيتُ جَوَامِيعَ الْكَلِمَةِ“ یعنی مجھے یہ کمال عطا ہوا ہے کہ کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ مفاہم و مطالب پہنچا سکوں۔

افصح العرب محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد آپ کے آغوش میں پلنے والے اور آبِ وحی میں ڈھلی ہوئی زبان چوس کر پروان چڑھنے والے علی ابن ابی طالبؑ نے بلاغت کلام کی نعمت الہی کا یوں اظہار فرمایا: وَإِنَّا لَأَمْوَأَاءُ الْكَلَامِ؛ کلام و بیان کی سلطنت کے امیر و حکمران ہم ہیں (سنج البلاغہ خ ۲۳۰)۔ اس امیر بیانؑ کی زبان ذیشان سے نکلنے والے کلمات کو ماہر فن موتیوں کی طرح تولتے ہیں۔ البتہ فن کونسا ہو اُس کی کوئی حد نہیں۔ فصاحت و بلاغت اور لغت و ادب کا ماہر کہتا ہے یہ میرے فن کی بلندیوں کی نشانی ہے موحد اسے

توحید کے اظہار کا، عاشق رسول ﷺ سے نعت کے بیان کا، خطیب اپنی خطابت کے طریقہ گفتگو کا، مفسر انداز تفسیر کا بہترین نمونہ سمجھتا ہے۔

سپاہی اس کلام کو اپنے لئے اور جرنیل خود کے لئے رہنما سمجھتا ہے، حکمران و سیاستدان کہتا ہے میرے مقصد کا مددگار کلام ہے، بہادر و شجاع اس کلام سے جرات و ہمت سیکھتا ہے۔ زاہد اسے زہد کی بلندیوں تک پہنچنے کی سیڑھی سمجھتا ہے۔ عادل اسے بے مثال نمونہ قرار دیتا ہے۔ گویا جیسے امیر المؤمنینؑ کی ذات جامع الاضداد تھی اسی طرح آپ کا کلام بھی متضاد صفتیں اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے۔ کبھی دُنیا کو طلاقیں دیتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کبھی اسی دُنیا کو اللہ کے ولیوں کی تجارت گاہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔

امیر بیانؑ کے کلام کے انتخاب میں سب سے قدیمی مجموعہ اہل سنت کے مشہور عالم اور فصاحت و بلاغت کے استاد ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ البصری متوفی ۲۵۵ھ کا ہے۔ یہ سو کلمات امیر المؤمنینؑ ہیں جو ”مائة کلمہ“ کے نام سے مشہور ہیں۔ ہیرے کی قیمت جوہری اور پھول کی اہمیت و قدر مالی جانتا ہے۔ تو کلام علیؑ علیہ السلام کی قدر و قیمت بھی کسی حد تک جاہظ جیسے استاد فن جان سکتے ہیں۔ جاہظ کی علم ادب پر شاہکار اور اپنے فن میں حوالہ و

ماخذ کے طور پر استعمال ہونے والی کتاب ”البیان والتبیین“ کو مقدمہ ابن خلدون میں علم ادب کے چار ارکان میں سے ایک رکن حساب کیا گیا ہے۔ جامع نہج البلاغہ سید رضیؒ کے بڑے بھائی سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے اپنی کتاب ”امالی“ جلد ۱ ص ۱۶۴ میں لکھا ہے کہ مبرد نے کہا کہ علم میں تین افراد بہت حریص تھے اُن میں سے ایک نام جاحظ کا ہے۔

سید رضیؒ نے نہج البلاغہ کے خطبہ ۳۲ کے خطبہ امیر المؤمنینؑ ہونے کی دلیل کے طور پر جاحظ کی کتاب ”البیان والتبیین“ کا حوالہ دیا سید رضیؒ فرماتے ہیں کہ: بعض لوگوں نے اپنی لاعلمی کی بنا پر اس خطبہ کو معاویہ کی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ یہ امیر المؤمنینؑ کا کلام ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ بھلا سونے کو مٹی سے کیا نسبت؟ اور شیریں پانی کو شور پانی سے کیا ربط؟۔ چنانچہ اس وادی میں راہ دکھانے والے ماہر فن اور پرکھنے والے با بصیرت عمر و ابن بحر جاحظ نے اس کی خبر دی ہے، اور اپنی کتاب ”البیان والتبیین“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے، جنہوں نے اسے معاویہ کی طرف منسوب کیا ہے، اس کے بعد کہا ہے کہ: یہ کلام علیؑ کے کلام سے ہو بہو ملتا جلتا ہے اور اس میں جو لوگوں کی

تقسیم اور ان کی ذلت و پستی اور خوف و ہراس کی حالت بیان کی ہے، یہ آپؑ ہی کے مسلک سے میل کھاتی ہے۔ ہم نے تو کسی حالت میں بھی معاویہ کو زاہدوں کے انداز اور عابدوں کے طریقہ پر کلام کرتے ہوئے نہیں پایا۔

- البیان و التبيين - میں جاہظ نے امیر بیان علیؑ کے بہت سے کلام کو درج کیا ہے۔ جلد ۱ ص ۸۳ پر لکھتے ہیں:

وَقَالَ عَلِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: (قِيَمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ) فَلَوْ لَمْ نَقِفْ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ لَوْجَدْنَاهَا شَافِيَةً كَافِيَةً وَمُجَزَّاةً وَمُعْنِيَةً بَلْ لَوْجَدْنَاهَا فَاضِلَةً عَنِ الْكِفَايَةِ وَغَيْرِ مُقْصِرَةٍ عَنِ الْغَايَةِ وَأَحْسَنُ الْكَلَامِ مَا كَانَ قَلِيلُهُ يُغْنِيكَ عَنْ كَثِيرِهِ وَمَعْنَاهُ فِي ظَاهِرِ لَفْظِهِ وَكَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَلْبَسَهُ مِنَ الْجَلَالَةِ وَغَشَّاهُ مِنْ نُورِ الْحِكْمَةِ عَلَى حَسَبِ نِيَّةِ صَاحِبِهِ وَتَقْوَى قَائِلِهِ فَإِذَا كَانَ الْمَعْنَى شَرِيفًا وَاللَّفْظُ بَلِيغًا وَكَانَ صَحِيحُ الطَّبَعِ بَعِيدًا مِنَ الْإِسْتِكْرَاهِ وَمُنْزَهًا عَنِ الْإِحْتِلَالِ مَصُونًا عَنِ التَّكْوِينِ صَنَعَ فِي الْقُلُوبِ صَنِيعَ الْغَيْثِ فِي التُّرْبَةِ الْكَرِيمَةِ وَمَتَى فَصَلَتْ الْكَلِمَةُ عَلَى

هَذِهِ الشَّرِيظَةُ وَ نَفَذْتُ مِنْ قَائِلِهَا عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ أَصْبَحَهَا اللَّهُ
مِنَ التَّوْفِيقِ وَ مَنَحَهَا مِنَ التَّأْيِيدِ مَا لَا يَسْتَنِعُ مَعَهُ مِنْ تَعْظِيمِهَا
صُدُورَ الْجَبَابِرَةِ وَ لَا يَذْهَلُ عَنْ فَهْمِهَا مَعَهُ عَقُولُ الْجَهْلَةِ۔

علی علیہ السلام نے فرمایا: ”ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہوتا ہے جو اُس میں پایا جاتا ہے۔“ اگر اس کتاب میں اس کلمہ کے علاوہ کچھ نہ ہوتا تو ہم اسے اطمینان بخش، کافی، حق ادا کرنے والا اور بے نیاز کدہ سمجھتے۔ بلکہ اُسے کفایت سے بھی بڑھ کر پاتے اور مقصد کے حصول کے لیے کم نہ جانتے۔ اور بہترین کلام وہی ہوتا ہے جس کی تھوڑی مقدار آپ کو اُس کی بڑی مقدار سے بے نیاز کر دے اور اس کا معنی و مفہوم الفاظ سے ظاہر و واضح ہو۔ اور اللہ عزوجل صاحب کلام کی نیت اور کہنے والے کی پرہیزگاری کے مطابق اُسے عظمت و جلالت کا لباس پہنا دے اور نورِ حکمت سے ڈھانک لے۔ جب معنی بلند اور لفظ بلیغ ہو اور صحیح و سالم مزاج و فطرتیں نفرتوں سے دور، کوتاہی و سستی سے پاک اور تکلف سے محفوظ ہوں تو یہ دلوں پر وہی اثر کرتے ہیں جو بارش زر خیز مٹی پر کرتی ہے۔ جب کلام ان شرائط سے صادر ہو اور ان اوصاف سے کہنے والے سے جاری ہو تو اللہ اسے ایسی توفیق عطا کرتا ہے اور

ایسی تائید نصیب فرماتا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے جابروں کے دل بھی اس کی تعظیم میں رکاوٹ نہیں بنتے اور جاہل عقلمیں بھی اُس کو سمجھنے سے غافل نہیں رہتیں۔

یہ فرمان: «قِيَمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ» جاحظ نے سو کلمات میں سے پانچویں نمبر پر اور سید رضی نے نہج البلاغہ کے کلمات قصار میں نمبر ۸۱ پر درج کیا ہے جاحظ اپنے رسائل جلد ۳ صفحہ ۲۹ پر اس فرمان کے بارے میں لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُمْ لَمْ يَجِدُوا كَلِمَةً أَقَلَّ حَرْفًا، وَلَا أَكْثَرَ رِيْعًا،
وَلَا أَعَمَّ نَفْعًا، وَلَا أَحْتُّ عَلَى بَيَانٍ، وَلَا أَدْعَى إِلَى تَبْيِينٍ، وَلَا
أَهْجَى لِمَنْ تَرَكَ التَّفَهُّمَ وَ قَصَرَ فِي الْأَفْهَامِ مِنْ قَوْلِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ: «قِيَمَةُ كُلِّ امْرِئٍ
مَا يُحْسِنُهُ»

سب اس پر متفق ہیں کہ حروف کے اعتبار سے کم، معانی کے اعتبار سے زیادہ، فوائد کے لحاظ سے عام، بیان و کلام پر ابھارنے والا، فصاحت و اظہار کی دعوت

دینے والا، سوچ بچار نہ کرنے والے اور سمجھانے میں کوتاہی کرنے والے کی مذمت و ہجو کرنے والا کوئی جملہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضوان اللہ علیہ کے قول ”ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہوتا ہے جو اُس میں پایا جاتا ہے“ جیسا نہیں ہے۔

جاہظ کے نزدیک کلمات امیر المؤمنینؑ کی اہمیت کے بارے میں مشہور اہل سنت عالم الموفق بن احمد الحنفی الخوارزمی المتوفی ۵۶۸ھ اپنی کتاب (المناقب) کے صفحہ 375 پر لکھتے ہیں:

وَ اَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو سَعِيْدِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاِسْتَرَابَادِي، حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَهْرُمِيُّ بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دُرَيْدٍ: قَالَ: قَالَ أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ - صَاحِبِ أَبِي عُثْمَانَ الْجَاحِظُ - كَانَ الْجَاحِظُ يَقُولُ لَنَا زَمَانًا: إِنَّ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِائَةَ كَلِمَةٍ كُلُّ كَلِمَةٍ مِنْهَا تَغْنِي بِأَلْفِ كَلِمَةٍ مِنْ

مَحَاسِنِ كَلَامِ الْعَرَبِ - قَالَ: وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ دَهْرًا بَعِيدًا أَنْ يَجْمَعَهَا لِي وَيُبْلِيَهَا عَلَيَّ وَكَانَ يَعْدُنِي بِهَا وَيَتَغَابَلُ عَنْهَا ضَنْبًا بِهَا - قَالَ: فَلَمَّا كَانَ آخِرَ عُمُرِهِ أَخْرَجَ جُبْلَةً مِنْ مُسَوِّدَاتٍ مُصَنَّفَاتِهِ فَجَمَعَ مِنْهَا تِلْكَ الْكَلِمَاتِ وَأَخْرَجَهَا إِلَيَّ بِخَطِّهِ فَكَانَتْ الْكَلِمَاتُ الْبِائِئَةُ هَذِهِ: لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا أزدَدْتُ يَقِينًا.---

ہمیں ابوسعید الفضل نے بتایا، انہوں نے ابو غالب حسن بن علی سے انہوں نے ابو علی حسن بن احمد سے انہوں نے ابو احمد حسن بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بکر محمد بن حسن درید سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ ابو عثمان الجاحظ کے دوست ابو الفضل احمد بن ابی طاہر نے کہا کہ جاحظ ہمیشہ ہمیں کہتے تھے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے سو کلمات ہیں، ان میں سے ہر کلمہ کلام عرب کی اچھائیوں اور خوبیوں کے اعتبار سے ہزار کلمہ کے برابر ہے۔ میں بڑی مدت تک ان سے کہتا رہا کہ وہ کلمات جمع کریں اور مجھے لکھوادیں۔ وہ ہمیشہ مجھ سے وعدہ کرتے مگر بخل کرتے ہوئے ان سے غفلت کر جاتے تھے۔ جب ان کی عمر کے آخری ایام تھے تو ایک دن اپنی تمام تصنیفات کے مسودے

نکالے اور اُن میں سے وہ کلمات جمع کیے اور اپنے ہاتھ سے لکھ کر مجھے دیے وہ سو کلمات یہ تھے۔ (لَوْ كَشِفَ الْغَطَاءَ مَا ازْدَدْتُ يَقِينًا۔۔۔)۔

اہل سنت کے مشہور عالم دین عبد الملک بن محمد بن اسماعیل ابو منصور الثعالبی متوفی ۴۲۹ھ نے اپنی کتاب ”الاعجاز والایجاز“ میں مختلف حکمت بھرے اور مختصر اقوال لکھے۔

قرآن مجید سے آیات کے بعد صفحہ 18 سے 30 تک ”باب الثانی“ (جوامع الکلم من النبی ﷺ) درج کیے پھر ”باب الثالث“ میں خلفائے راشدین کے اقوال درج کیے خلیفہ اول سے تین اقوال، خلیفہ دوم سے دس اقوال اور خلیفہ سوم سے تین اقوال درج کرنے کے بعد صفحہ 34 سے جاہظ کے ان سو اقوال کو لکھنا شروع کیا اور صفحہ 40 تک یہ اقوال درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

یہ ہیں جاہظ کے سو کلمات اور پھر مزید اقوال لکھے اور صفحہ 34 سے صفحہ 47 تک امیر المؤمنینؑ کے اقوال کو درج کیا البتہ ثعالبی کی ترتیب خوارزمی کی ترتیب سے کچھ فرق کرتی ہے۔

جاہظ کے ان سو کلمات کی شہرت اور اہمیت کی بنا پر بہت سے دانشوروں نے اس کا ترجمہ یا شرح کی ہے۔ ان میں سے ایک مشہور شرح اور ترجمہ اہل سنت کے عالم رشید الدین محمد بن محمد بن عبد الجلیل وطواط متوفی ۵۷۳ھ نے کیا ہے ”مطلوب کل طالب من کلام علی ابن ابی طالب“ کے نام سے اس کتاب میں انہوں نے جاہظ کے سو کلمات کی عربی میں مختصر شرح کی پھر نہایت ہی ادبی انداز میں فارسی نثر میں ترجمہ کیا اور ہر کلمہ کے آخر میں فارسی اشعار میں بھی مفہوم بیان کیا۔ خود اس کتاب کو بھی بہت اہمیت حاصل ہوئی، ترکی اور کئی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا۔

شیعہ علماء میں سے جامع نہج البلاغہ سید رضیؒ نے نہج البلاغہ میں ان سو کلمات میں سے 35 کلمات درج کئے۔ البتہ ان کا کوئی ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے جاہظ ہی سے لیے یا کہیں اور سے انتخاب کیا۔

شیعہ علماء میں سے نہج البلاغہ کی پانچ جلدوں پر مشتمل ایک علمی شرح لکھنے والے عالم کمال الدین میثم بن علی بن میثم البحرانی متوفی ۶۷۹ھ نے ان سو کلمات کی ایک الگ شرح لکھی ہے جو 278 صفحات میں شائع ہو چکی ہے اس

شرح کا نام ”شرح مائتہ کلمتہ“ بھی ہے اور ”منہاج العارفین“ بھی نام درج کیا گیا ہے۔

شیعہ علماء میں سے میر حیدر علی بن محمد علی حیدر آبادی کی ان کلمات کی ایک شرح ”حلیۃ الصالحین فی شرح کلمات امیر المؤمنین“ کا ذکر کیا جاتا ہے جو 1294ھ میں مدارس سے شائع ہوئی۔ البتہ یہ کتاب اب کہیں موجود ہے یا نہیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

جرمن سکالر Fleischer Heinrich نے 1837 میں یہ سو کلمات وطواط کی شرح کے ساتھ جرمن میں ترجمہ کئے۔ جو Leipzig سے شائع ہوئے۔

امریکہ کی ایک خاتون دانشور طاہرہ قطب الدین کی انگریزی میں، ”A TREASURY OF VIRTUES“ کے نام سے کتاب نیویارک یونیورسٹی پریس سے 2016 میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں انہوں نے قاضی القضاعی متوفی ۴۵۴ھ کی امیر المؤمنینؑ کے خطبات و خطوط و کلمات قصار پر مشتمل کتاب ”دستور معالم الحکم و ماثور مکارم الشیم“

کے ترجمے کے ساتھ جاحظ کے سو کلمات کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ یہ انگریزی کا بہترین ترجمہ ہے۔

ان سو کلمات کے دیگر ترجمے بھی ہوئے اور کئی دیگر دانشوروں نے بھی امیر المومنینؑ کے سو کلمات کو جمع کیا جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ جاحظ کے ان سو کلمات کے متعلق مشہور عالم ابوالفتح عبدالواحد بن محمد آمدی متوفی ۵۱۰ھ لکھتے ہیں، میں نے یہ سو کلمات دیکھے تو جاحظ جیسے اتنے بڑے عالم پر تعجب ہوا کہ انہوں نے فقط سو کلمات انتخاب کئے تو میں نے امیر المومنینؑ کے مختصر کلمات کو جمع کرنا شروع کیا اور اس کتاب کا نام ”غرر الحکم ودرر الکلم“ رکھا۔ اس کتاب میں اس وقت دس ہزار آٹھ سو بیالیس (۱۰۸۴۲) کلمات شائع ہو رہے ہیں۔ غرر الحکم کا اردو میں مکمل ترجمہ کہیں نظر سے نہیں گزرا البتہ کراچی سے جناب مولانا جاوید جعفری صاحب مرحوم نے ”حکمت ابوتراب“ کے نام سے دو جلدیں ترجمہ کیں جو شائع ہو چکی ہیں اور مولانا غلام رضا ناصر مرحوم نے بھی کچھ حصے کا ترجمہ کیا جو ”سرچشمہ حکمت“ کے نام سے لاہور سے شائع ہوا۔

مرکز افکار اسلامی ایک مدت سے نہج البلاغہ سے قوم کو آشنا کرنے کی سعی و کوشش میں مشغول ہے اور اس مقصد کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے جنہیں قوم نے بہت پذیرائی دی۔ بالخصوص علامہ مفتی جعفر حسینؒ کے اردو ترجمہ کی نئی ترتیب و تحقیق کے ساتھ افکار اسلامی کی طرف سے اشاعت کو بہت مقبولیت ملی۔

جاہظ کے جمع کردہ کلمات امیر المؤمنینؑ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں بھی اردو میں ترجمے کا ارادہ کیا گیا چند علماء سے کہا گیا اور آخر کار جناب حجیہ الاسلام واللسلمین مولانا غلام حشر شمیری صاحب نے اس ذمہ داری کو انجام دیا اور یوں کلمات امیر المؤمنین کا یہ انمول خزانہ مرکز افکار اسلامی کی طرف سے اردو دان طبقہ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پروردگار جناب مولانا صاحب کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور قوم کو ان کی محنت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ان سو کلمات میں سے جو پینتیس کلمات نہج البلاغہ میں موجود ہیں ان کا حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

امیر المؤمنینؑ کی زندگی بھر یہ حسرت رہی کہ آپ کے سینے میں موجود خزانوں کو لینے والا کوئی مل جائے۔ اس لئے کبھی ”سَلَوْنِي سَلَوْنِي“ کا اعلان کر کے کچھ حاصل کر لینے کی دعوت دیتے اور کبھی سینہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ”هَآءِ اِنَّ هُهْنَا لَعِلْمًا جَمًّا“ یہاں علم کا ختم نہ ہونے والا ذخیرہ موجود ہے۔ کاش اس کے اٹھانے والے مل جاتے۔

(نہج البلاغہ: حکمت ۷۱۴)

امیر بیان علیؑ کی وہ حسرت یقیناً آج بھی باقی ہے اور سلوئی اور کاش کی صدائیں بھی فضا میں ابھی تک گونج رہی ہیں۔ آئیں ان صداؤں پر لبیک کہتے ہوئے ”نہج البلاغہ“ کی صورت میں موجود علوم علوی کو عام کریں اور ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنی اور معاشرے کی زندگیوں کو کامیاب بنائیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سب کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے۔

والسلام

مرکز افکار اسلامی

1. - لَوْ كُشِفَ الْغَطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِينًا

اگر تمام پردے ہٹا دیئے جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا۔

2. - النَّاسُ نِيَامٌ فَإِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا

لوگ گہری نیند میں ہیں جب مریں گے تو اس وقت خبردار ہوں گے۔

3. - النَّاسُ بِزَمَانِهِمْ أَشْبَهُ مِنْهُمْ بِآبَائِهِمْ

لوگ اپنے ماں باپ سے زیادہ اپنے زمانے سے مشابہت رکھتے ہیں

4. - مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ

جو شخص اپنی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔

5. - قِيَمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُهُ

ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں پایا جاتا ہے (نسخ البلاغہ حکمت 81)

6. - مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

جس نے خود کو پہچان لیا اس نے اپنے پروردگار کو بھی پہچان لیا۔

7. - أَلْمَرءُ مَحْبُوبٌ تَحْتَ لِسَانِهِ

انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔ (نسخ البلاغہ حکمت ۱۳۸)

8. - مَنْ عَذَّبَ لِسَانَهُ كَثُرَ إِخْوَانُهُ

جس نے زبان میں مٹھاس پیدا کر لی اس نے اپنے دوستوں میں اضافہ کر لیا۔

9. - بِالْبِرِّ يُسْتَعْبَدُ الْحُرُّ

نیکوں سے ہی آزاد انسان کو غلام بنایا جاسکتا ہے۔

10. - بَشِيرٌ مَالِ الْبَخِيلِ بِحَادِثٍ أَوْ وَارِثٍ

بخیل کے مال کو کسی آفت کی یا کسی وارث کی خبر دو۔

11. - لَا تَنْظُرْ إِلَى مَنْ قَالَ، وَانْظُرْ إِلَى مَا قَالَ

یہ نہ دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہہ رہا ہے۔

12.۔ الْجَنَعُ عِنْدَ الْبَلَاءِ تَمَامُ الْمِحْنَةِ

مصیبت پہ آہ و زاری بڑا امتحان ہے

13.۔ لَا ظَفَرَ مَعَ الْبَغِيِّ

ظلم و بغاوت سے کوئی کامیابی تک نہیں پہنچتا۔

14.۔ لَا ثَنَاءَ مَعَ كِبْرٍ

تکبر اور بڑائی کے ساتھ کوئی قابل تعریف نہیں بنتا۔

15.۔ لَا يَدَّ مَعَ شِحِّ

بخل کے ساتھ نیکی کی کوئی حیثیت نہیں۔

16.۔ لَا صِحَّةَ مَعَ النَّهَمِ

زیادہ کھانے میں کبھی صحت نہیں ہو سکتی

17.۔ لَا شَرَفَ مَعَ سُوءِ الْأَدَبِ

بے ادبی کے ساتھ کوئی عزت و بزرگی نہیں ملتی۔

18.۔ لَا اجْتِنَابَ مُحَرَّمٍ مَعَ حُرِّصِ

لاچ اور حرص کے ساتھ کسی حرام سے اجتناب نہیں کیا جاسکتا

19. - لَا رَاحَةَ مَعَ حَسَدٍ

حسد کے ساتھ کوئی آرام و سکون نہیں ملتا۔

20. - لَا سُودَ مَعَ اِنْتِقَامٍ

انتقام لینے سے کبھی ریاست یا سیادت نہیں حاصل ہوتی۔

21. - لَا مَحَبَّةَ مَعَ مِرَاءٍ

ضدی اور ہٹ دھرمی کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی

22. - لَا زِيَارَةَ مَعَ زَعَارَةٍ

تند مزاجی و بد اخلاقی کے ساتھ ملاقات کا کوئی فائدہ نہیں

23. - لَا صَوَابَ مَعَ تَرْكِ الْمَشُورَةِ

مشورے کے بغیر کسی کام کا کوئی مثبت نتیجہ نہیں ہوتا۔

24. - لَا مُرُوءَةَ لِكَذُوبٍ

جھوٹے کے لئے کوئی شخصیت نہیں

25. - لَا وِفَاءَ لِمَلُوفٍ

رنجیدہ و ناراض شخص سے وفا کی توقع نہیں کی جاسکتی

26.. لَا كَرَمَ أَعَزُّ مِنَ التَّقَى

تقویٰ اور پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی بزرگی نہیں۔

27.. لَا شَرَفَ أَعْلَىٰ مِنَ الْإِسْلَامِ

اسلام سے بلند تر کوئی شرف نہیں۔ (نیچ البلاغہ حکمت ۱۷۱)

28.. لَا مَعْقِلَ أَحْزَرُ مِنَ الْوَرَعِ

پرہیزگاری سے بہتر کوئی پناہ گاہ نہیں (نیچ البلاغہ: حکمت ۱۷۱)

29.. لَا شَفِيعَ أَنْجِحَ مِنَ التَّوْبَةِ

توبہ سے بڑھ کر کوئی کامیاب سفارش نہیں۔ (نیچ البلاغہ: حکمت ۱۷۱)

30.. لَا لِبَاسٍ أَجْمَلُ مِنَ السَّلَامَةِ

سلامتی سے بڑھ کر کوئی خوبصورت لباس نہیں

31.. لَا دَاءَ أَعْيَبِي مِنَ الْجَهْلِ

جہالت سے بڑھ کر کوئی لاعلاج درد نہیں

32.. لَا مَرَضَ أَضْنَىٰ مِنْ قِلَّةِ الْعَقْلِ

کم عقلی سے بڑھ کر کوئی کمزور کرنے والا مرض نہیں

33. لِسَانُكَ يَقْتَضِيكَ مَا عَوَّدْتَهُ

جن چیزوں کے تم عادی ہو جاتے ہو زبان پھر اسی کا تم سے تقاضا کرتی ہے

34. الْمَرْءُ عَدُوٌّ مَا جَهَلَهُ

لوگ جس چیز سے جاہل ہوتے ہیں اس کے دشمن ہوتے ہیں۔ (حکمت ۱۷۲)

35. رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً عَرَفَ قَدْرَهُ وَلَمْ يَتَعَدَّ طَوْرَهُ

خدا اس شخص پر رحم کرے جو اپنی قدر و قیمت کو جانتا ہو اور اپنے حدود سے تجاوز نہ کرے۔

36. إِعَادَةُ الْإِعْتِدَارِ تَذَكِيرٌ لِلذَّنْبِ

بار بار عذر خواہی گناہ کو یاد دلانا ہے

37. النَّصْحُ بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ

لوگوں کے سامنے نصیحت کرنا ایک قسم کی سرزنش ہے

38. إِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ

جب عقل مکمل ہوتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔ (نسخ البلاغہ: حکمت ۷۱)

39. - الشَّفِيعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ

سفارش کرنے والا پرو بال کی مانند ہوتا ہے۔ (نیچ البلاغہ: حکمت ۶۳)

40. - نِفَاقُ الْمَرْءِ ذَلَّةٌ

انسان کا نفاق اس کے لئے ذلت ہے

41. - نِعْمَةُ الْجَاهِلِ كَرَوْضَةٍ عَلَى مَرْبَلَةٍ

جاہل کے پاس نعمت کوڑے کے ڈھیر پر باغ کی مانند ہے

42. - الْجَزَعُ أَتْعَبُ مِنَ الصَّبْرِ

آہ و بکا کرنے کی پریشانی صبر کی سختی سے کہیں زیادہ ہے

43. - الْمَسْئُولُ حُرٌّ حَتَّى يَجِدَ

جس کے سامنے حاجت کے لئے سوال کیا جائے وہ اس وقت تک آزاد ہے،

جب تک وعدہ نہ کرے۔ (نیچ البلاغہ: حکمت ۳۳۶)

44. - أَكْبَرُ الْأَعْدَاءِ أَحْفَاهُمْ مَكِيدَةً

سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو اپنے مکر و فریب کو پوشیدہ رکھتا ہے

45. - مَنْ كَلَبَ مَا لَا يَعْنِيهِ فَاتَهُ مَا يَعْنِيهِ

جو شخص کسی بے مقصد چیز کو چاہتا ہے اس کے ہاتھ سے با مقصد چیز نکل جاتی ہے۔

46. - السَّمْعُ لِلْغَيْبَةِ أَحَدُ الْمُغْتَابِينَ

غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے

47. - أَلَذُّ مَعَ الطَّيْعِ

ذلت لالچ کے ہمراہ ہوتی ہے۔

48. - الرَّاحَةُ مَعَ الْيَأْسِ

آرام و راحت دوسروں سے مایوسی سے ملتا ہے

49. - الْحِرْصُ مَعَ الْحِرْصِ

محرومی حرص کے ساتھ ہوتی ہے

50. - مَنْ كَثَرَ مِرَاحَهُ لَمْ يَخُلْ مِنْ حَقْدٍ عَلَيْهِ، أَوْ اسْتِخْفَافٍ

بہ

جو شخص زیادہ مذاق کرتا ہے وہ کینے اور کم اہمیت ہونے سے محفوظ نہیں

رہتا

51۔ عَبْدُ الشَّهْوَةِ أَدْلُ مِنْ عَبْدِ الرِّقِّ

خواہشات کا غلام کسی شخص کی غلامی سے بدتر ہے

52۔ اَلْحَاسِدُ مُغْتَاظٌ عَلَى مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

حسد کرنے والا ایسے شخص پہ غضبناک ہوتا ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا

53۔ كَفَى بِالظَّفَرِ شَفِيْعًا لِلْمُذْنِبِ

کامیابی کے لئے کافی ہے کہ خطا کار کے لئے شفیع بن جاوے۔

54۔ رَبِّ سَاعٍ فِي مَا يَضُرُّهُ

بعض لوگوں کی کوششیں ان کے اپنے نقصان میں ہی ہوتی ہیں (نہج

البلاغہ: وصیت ۳۱)

55۔ لَا تَتَّكِلْ عَلَى الْمُنَى؛ فَإِنَّهَا بَضَائِعُ النَّوْكَى.

آرزوؤں پہ ہرگز بھروسہ نہ کرو چونکہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے (نہج

البلاغہ: وصیت ۳۱)

56۔ اَلْيَأْسُ حُرٌّ، وَالرَّجَاءُ عَبْدٌ.

ناامیدی آزادی ہے اور امید بندگی ہے

57. - ظَنَّ الْعَاقِلُ كَهَانَةً

عاقل کا ظن و گمان بھی ستارہ شناسوں کی پیشین گوئیوں کی مانند ہوتا ہے

58. - مَنْ نَظَرَ اعْتَبَرَ

جو غور کرتا ہے وہ اس سے عبرت لیتا ہے

59. - أَلْعَدَاوَةُ شُغْلُ الْقَلْبِ

دشمنی دل کی مصروفیت ہے۔

60. - الْقَلْبُ إِذَا أُكْرِهَ عَصِيَ

دل کو جب مجبور کیا جاتا ہے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے (نیچ البلاغہ: حکمت ۱۹۳)

60. - الْأَدَبُ صُورَةُ الْعَقْلِ

ادب عقل کی تصویر ہے

62. - لَا حَيَاءَ لِحَرِيصٍ

لاچی آدمی میں کوئی شرم نہیں ہوتی

63. مَنْ لَأَنَّتْ أَسَافِلُهُ صَلَبْتُ أَعَالِيَهُ

جس شخص کے ماتحت کمزور و ضعیف ہوتے ہیں اس سے بالاتر اس کے لئے سخت ہو جاتے ہیں۔

64. مَنْ أُنِيَ فِي عِجَانِهِ قَلَّ حَيَاؤُهُ، وَبَدُوَ لِسَانُهُ

جو گھٹیا پن پر اتر آئے اس کا حیا کم اور زبان فحش گو ہو جاتی ہے

65. السَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بِغَيْرِهِ

سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کر لے۔

66. الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے (نیچ البلاغہ: حکمت ۸۱)

67. الشَّرُّ جَامِعٌ لِمَسَاوِي الْعُيُوبِ

بد کرداری تمام برے عیبوں کا مجموعہ ہے (نیچ البلاغہ حکمت: 371)

68. كَثْرَةُ الْوِفَاقِ نِفَاقٌ، وَكَثْرَةُ الْخِلَافِ شِقَاقٌ

زیادہ موافقت ایک قسم کی منافقت ہے اور زیادہ مخالفت کرنا ایک قسم کی دشمنی ہے

69. رَبِّ أَمَلٍ خَائِبٍ

کبھی امید رکھنے والے مایوس ہوا کرتے ہیں۔

70. رَبِّ رَجَاءٍ يُؤَدِّي إِلَى الْجِذْمَانِ

بعض آرزوئیں محرومی کا سبب بنتی ہیں

71. رَبِّ أَرْبَاحٍ تُؤَدِّي إِلَى الْخُسْرَانِ

بعض فائدے نقصان کا باعث بن جاتے ہیں۔

72. رَبِّ طَمَعٍ كَاذِبٍ

کبھی لالچ و طمع جھوٹی ہوتی ہے

73. أَلْبَغْيُ سَائِقٌ إِلَى الْحَيْنِ

بغاوت ہلاکت کی طرف کھینچ لے جاتی ہے

74. فِي كُلِّ جُرْعَةٍ شَرْقَةٌ، وَمَعَ كُلِّ أَكْلَةٍ غُصَّةٌ

ہر گھونٹ میں اچھو اور ہر لقمے کے ساتھ پھندا ہوتا ہے

75. مَنْ كَثَرَ فِكْرَهُ فِي الْعَوَاقِبِ لَمْ يَشْجَعْ

جو شخص بہت زیادہ نتائج کی فکر میں رہتا ہے بہادر نہیں ہوتا

76. - إِذَا حَلَّتِ الْمَقَادِيرُ صَدَلَّتِ التَّوَابِئُ

جب اللہ کے فیصلے و تقدیریں صادر ہوتی ہیں تو سب تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔

77. - إِذَا حَلَّ الْقَدَرُ بَطَلَ الْحَذَرُ

جب اللہ کا فیصلہ آجائے تو سب ہوشیاریاں بیکار ہو جاتی ہیں

78. - الْإِحْسَانُ يَقْطَعُ اللِّسَانَ

احسان زبان کو روک لیتا ہے

79. - الشَّرْفُ الْعَقْلُ وَالْأَدَبُ، لَا الْأَصْلُ وَالنَّسَبُ

بزرگی و شرف عقل و ادب سے ہے خاندان و نسب سے نہیں

80. - أَكْرَمُ الْحَسَبِ حُسْنُ الْخُلُقِ

سب سے بہترین حسب اچھا اخلاق ہے۔ (نہج البلاغہ حکمت: 38)

81. - أَكْرَمُ النَّسَبِ حُسْنُ الْأَدَبِ

سب سے باعزت نسب اچھے آداب ہیں

82. - أَفْقَرُ الْفَقْرِ الْحُمْنُ .

سب سے بڑی ناداری حماقت و بے عقلی ہے (نیج البلاغہ حکمت : 38)

83. - أَوْحَشُ الْوَحْشَةِ الْعُجْبُ .

سب سے بڑی وحشت غرور و خود بینی ہے (نیج البلاغہ حکمت : 38)

84. - أَعْنَى الْغِنَى الْعَقْلُ .

سب سے بڑی ثروت عقل و دانش ہے (نیج البلاغہ حکمت : 38)

85. - أَلْطَامِعُ فِي وَثَاقِ الدُّلِّ .

طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار رہتا ہے۔ (نیج البلاغہ : حکمت ۲۲۶)

86. - أَحْذَرُوا نِفَارَ النِّعَمِ ، فَمَا كُلُّ شَارِدٍ بِبَرْدٍ دُوْدٍ .

نعمتوں کے زائل ہونے سے ڈرتے رہو کیونکہ ہر بے قابو ہو کر نکل جانے

والی چیز پلٹا نہیں کرتی۔ (نیج البلاغہ : حکمت ۲۲۶)

87. - أَكْثَرُ مَصَارِعِ الْعُقُولِ تَحْتَ بُرُوقِ الْأَطْمَاعِ .

اکثر عقلوں کا ٹھوکر کھا کر گرنا طمع و حرص کی بجلیاں چمکنے پر ہوتا ہے۔ (نیج

البلاغہ : حکمت ۲۱۹)

88. مَنْ أَبْدَى صَفْحَتَهُ لِلْحَقِّ هَلَكَ.

جو حق سے منہ موڑتا ہے تباہ ہو جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ: حکمت ۱۸۸)

89. إِذَا أَمَلَقْتُمْ فَتَاجِرُوا اللَّهَ بِالصَّدَاقَةِ.

جب تنگدست ہو جاؤ تو صدقہ کے ذریعے اللہ سے تجارت کرو۔ (نہج البلاغہ: حکمت ۲۵۸)

90. مَنْ لَانَ عُوْدُهُ كَثُفَتْ أَعْصَانُهُ.

جس درخت کی لکڑی نرم ہو اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔ (نہج البلاغہ: حکمت ۲۱۴)

91. قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِي فِيهِ.

بیوقوف کا دل اس کے منہ میں ہے (نہج البلاغہ: حکمت ۴۱)

92. وَلِلسَانِ الْعَاقِلِ فِي قَلْبِهِ.

عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہے۔ (نہج البلاغہ: حکمت ۴۱)

93۔ مَنْ جَرَى فِي عِنَانِ أَمَلِهِ عَشْرَ بَأَجَلِهِ.

جو شخص امید کی راہ میں میں بگ ٹوٹتا ہے وہ موت سے ٹھوکر کھاتا ہے (نہج البلاغہ: حکمت ۱۸)

94۔ إِذَا وَصَلْتَ إِلَيْكُمْ أَطْرَافُ النِّعَمِ فَلَا تُنْفِرُوا آقْصَاهَا بِقِلَّةِ الشُّكْرِ.

جب تمہیں تھوڑی بہت نعمتیں حاصل ہوں تو ناشکری سے انہیں اپنے تک پہنچنے سے پہلے بھگانے دو۔ (نہج البلاغہ: حکمت ۱۲)

95۔ إِذَا قَدَرْتَ عَلَى عَدْوِكَ فَاجْعَلِ الْعَفْوَ عَنْهُ شُكْرًا لِلْقُدْرَةِ عَلَيْهِ.

دشمن پر قابو پاؤ، تو اس قابو پانے کا شکرانہ اس کو معاف کر دینا قرار دو۔ (نہج البلاغہ: حکمت ۱۰)

96۔ مَا أَضْمَرَ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا ظَهَرَ فِي فَلَتَاتِ لِسَانِهِ، وَ صَفَحَاتِ وَجْهِهِ.

جس کسی نے بھی کوئی بات دل میں چھپا کر رکھنا چاہی وہ اس کی زبان سے بے ساختہ نکلے ہوئے الفاظ اور چہرہ کے آثار سے نمایاں ضرور ہو جاتی ہے (نہج البلاغہ: حکمت ۲۵)

97۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ رَمَزَاتِ الْاَلْحَاظِ، وَ سَقَطَاتِ الْاَلْفَاظِ، وَ شَهَوَاتِ الْجَنَانِ، وَ هَفَوَاتِ اللِّسَانِ.

پروردگار! تو آنکھوں کے طنزیہ اشاروں اور لفظوں کی لغزشوں اور دل کی بُری خواہشوں اور زبان کی بیہودہ گویوں کو معاف کر دے (نہج البلاغہ: خطبہ ۷۶)

98۔ اَلْبَخِيْلُ مُسْتَعْجِلٌ لِّلْفَقْرِ؛ يَعْيشُ فِي الدُّنْيَا عَيْشَ الْفُقَرَاءِ، وَيُحَاسِبُ فِي الْآخِرَةِ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ

بخیل تیزی سے فقر کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ دنیا میں فقیروں کی سی زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں دولت مندوں کا سا اس سے محاسبہ ہوگا۔

99. - لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِهِ

عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہے (نہج البلاغہ: حکمت ۴۰)

100. - وَقَلْبُ الْأَحْمَقِ وَرَاءَ لِسَانِهِ

بے قوف کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہے (نہج البلاغہ: حکمت ۴۰)

